سلسلہ خطبات نمبر: 36

علماء، خطباء اور واعظین کے لیے

بیان جمعۃ المبارک

عنوان

صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ عنہم

12 اگست 2022 بمطابق 13 محرم الحرام 1444

از قلم؛

مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری حفظہ اللہ

فاضل دار العلوم کبیر والا ضلع خانیوال

03076980022

بِسۡمِ اللہِ الرّحمن الرّحیم

صَحابہ کِرام واہلِ بیتِ عُظّام

12/اگست 2022 بمطابق 13/ محرم الحرام 1443

تحریر و ترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

خدا کا انتخاب　صحابہ اور اہلِ بیت کون؟　صحابہ واہلِ بیت کے فضائل　دونوں کی محبت اور اتباع کا حکم

دونوں عظمت والے ہیں　دونوں اعلیٰ صفات والے ہیں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۔ خُصُوۡصًا عَلَی الۡخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیۡنَ الۡمَھۡدِیِّیۡنَ ۔ وَالَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡھُمۡ بِاِحۡسَانٍ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۔ اَمَّا بَعۡدُ: فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ :

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَھِّرَکُمۡ تَطۡھِیۡرًا (احزاب:33)

وقال اللہ تعالیٰ: مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَھُمۡ (الفتح:29)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اِنِّیۡ تَارِکٌ فِیۡکُمۡ مَّا اِنۡ تَمَسَّکۡتُمۡ بِہٖ لَنۡ تَضِلُّوۡا بَعۡدِیۡ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتۡرَتِیۡ (ترمذی، حاکم)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اَللّٰہَ اللّٰہَ فِیۡ اَصۡحَابِیۡ لَا تَتَّخِذُوۡھُمۡ مِّنۡ بَعۡدِیۡ غَرَضًا ، فَمَنۡ اَحَبَّھُمۡ فَبِحُبِّیۡ اَحَبَّھُمۡ ، وَمَنۡ اَبۡغَضَھُمۡ فَبِبُغۡضِیۡ اَبۡغَضَھُمۡ (ترمذی)

خدا کا انتخاب

☆ بعض مقام اور مرتبے ایسے ہیں جو انسان محنت اور کوشش کر کے حاصل کر سکتا ہے جیسے ایک شخص محنت کر کے عالمِ دین بن سکتا ہے، زیادہ عبادت کر کے، گناہوں سے پرہیز کر کے اور سنتوں کی پیروی کر کے نیک بن سکتا ہے حتیٰ کہ ولی اللہ بھی بن سکتا ہے۔ لیکن بعض مقام ایسے ہیں جو انسان اپنی محنت اور کوشش سے حاصل نہیں کر سکتا بلکہ وہ مقام براہ راست اللہ کا عطا کردہ ہوتا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انتخاب کر کے وہ مقام عطا کرتا ہے۔

جسے شاعر نے کہا:

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

نبوت کا انتخاب

نبوت بھی ایک ایسا ہی مقام و مرتبہ ہے جو انسان اپنی محنت اور کوشش سے حاصل نہیں کر سکتا ایسا نہیں کہ کوئی انسان خوب علم حاصل کرے، عبادت و ریاضت کرے اور نبوت کے درجہ پر پہنچ جائے بلکہ نبی کا انتخاب براہ راست اللہ تعالیٰ خود کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (الحج:75)

اللہ تعالیٰ وحی لانے کے فرشتے کا انتخاب بھی خود کرتے ہیں اور انسانوں میں سے اپنے نبی اور پیغمبر کا انتخاب بھی خود کرتے ہیں۔

صحابہ و اہلِ بیت کا انتخاب

☆ اور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح نبی کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے خود کیا ہے اسی طرح نبی کے متعلقین کا انتخاب بھی اللہ تعالیٰ نے خود کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو صحابہ عطا فرمائے ان کا انتخاب بھی اللہ تعالیٰ نے خود کیا۔ آپ کو جو اہل بیت عطا فرمائے ان کا انتخاب بھی اللہ تعالیٰ نے خود کیا اور آپ کو جو ازواج مطہرات عطا فرمائیں جن کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا ان کا انتخاب بھی اللہ تعالیٰ نے خود کیا۔ ایسا نہیں ہے کہ اتفاقی طور پر یا حادثاتی طور پر کوئی شخص صحابہ کی جماعت میں شامل ہو گیا ہو کوئی زوجہ مطہرہ آپ کے نکاح میں آگئی ہو یا کوئی اہل بیت میں داخل ہو گیا بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے انتخاب کے نتیجہ میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آباءواجداد بھی چن کر دیئے اور اصحاب و اولاد بھی چن کر دیئے چنانچہ مسلم شریف کی روایت میں ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ (مسلم:5938)

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنی کنانہ کا انتخاب کیا، بنی کنانہ میں سے قریش کا، قریش میں سے بنی ہاشم کا اور بنی ہاشم میں سے میرا انتخاب کیا (اور مجھے نبی بنایا)(مسلم، ترمذی)

☆ اور صحابہ کرام کے بارے میں مسند احمد میں روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ فَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ (مسند احمد)

"اللہ تعالی نے اپنے تمام بندوں کے قلوب پر نگاہ ڈالی سب سے بہترین قلبِ محمد ﷺ کا پایا تو آپ کو اپنی نبوت ورسالت کے لئے منتخب فرمایا اور پھر باقی لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو صحابہ کے دلوں کو سب سے بہتر پایا لہذا ان کو اپنے نبی کا رفیق اور معاون بنایا۔"

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی کا ایک اور قول ہے:

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُّسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ، أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوْا وَاللهِ أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَبَرَّهَا قُلُوْبًا، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، قَوْمٌ اِخْتَارَهُمُ اللهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَإِقَامَةِ دِيْنِهِ، فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوْهُمْ فِيْ آثَارِهِمْ، وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ أَخْلَاقِهِمْ وَدِيْنِهِمْ، فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ (شرح السنۃ بغوی)

"اگر تم نے کسی کی پیروی کرنی ہے تو ان لوگوں کی کرو جو تم سے پہلے دنیا سے چلے گئے کیونکہ جو زندہ ہے اس پر فتنہ کا (یعنی بھٹک جانے کا) اندیشہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ (یعنی جو دنیا سے چلے گئے ان سے مراد) صحابہ ہیں ان کی پیروی کرو جن کے دل نہایت پاکیزہ تھے جن کا علم بہت گہرا تھا اور ان کی زندگی تکلف سے خالی تھی اور خود اللہ تعالی نے ان کو اپنے نبی کی صحابیت کے لئے اور اقامتِ دین کے لئے منتخب فرمایا لہذا ان کی فضیلت کی پہچان رکھو اور ان کے نقشِ قدم پر چلو اور جتنا ہو سکے ان کے اخلاق اور دین کو مضبوطی سے تھام کر رکھو کیونکہ یقینی بات ہے کہ وہ صحیح ہدایت پر تھے"۔

اسی طرح نبی کے اہل بیت میں سے ہونا بھی ایسا اعزاز ہے کہ جو اللہ کا انتخاب ہے اللہ نے اپنے نبی کا اہل بیت بنانے کے لئے بھی خود انتخاب کیا اور پھر ان کو اپنے نبی کا اہل بیت بنایا۔

صحابہ اور اہلِ بیت کون؟

صحابی کون؟

☆ صحابی اسے کہتے ہیں جس نے ایمان کے ساتھ نبی ﷺ کی زیارت کی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی اس کا انتقال ہوا ہو۔ اسی بنیاد پر وہ اہل بیت جنہوں نے آپ ﷺ کی زیارت کی اور اسلام قبول کیا وہ بھی صحابی ہیں اسی وجہ سے اکثر کتابوں میں اہل بیت کا تذکرہ صحابہ کے تذکرہ کے ساتھ ہی ہے ان میں اہل بیت کو الگ نہیں کیا گیا۔

حضرات صحابہ کرام میں بعض السابقون الاولون ہیں یعنی وہ پہلے سب سے پہلے ایمان لائے اور بعض بعد میں ایمان لائے، بعض مہاجرین ہیں، بعض انصار ہیں، بعض عشرہ مبشرہ ہیں، بعض بدری ہیں، بعض خلفاء راشدین ہیں اور ان کی تعداد مختلف اوقات میں مختلف رہی ہے اور حجۃ الوداع کے موقع پر جو صحابہ کرام آپ ﷺ کے ساتھ میدانِ عرفات میں موجود تھے ان کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب تھی۔

اہلِ بیت کون؟

عربی میں بیت کا معنی ہوتا ہے گھر، اہل بیت کا مطلب ہوتا ہے گھر والے۔ اور نبی ﷺ کے اہل بیت سے مراد آپ کے گھر والے ہیں اور بیت النبی کا مطلب حضور اکرم ﷺ کا وہ گھر جہاں آپ اپنی ازواجِ مطہرات کے ساتھ رہتے تھے۔

ازواجِ مطہرات

☆ اہل بیت میں سب سے پہلے ازواج مطہرات داخل ہیں۔ اسی لئے بیوی کو اہلیہ کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید کا محاورہ بھی یہی ہے قرآن مجید میں کئی جگہ پر اہل اور اہل بیت کا لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے چنانچہ:

قرآن مجید میں حضرت ابراہیم کے تذکرہ میں آپ کی زوجہ محترمہ کو مخاطب کر کے اهلَ البیت کہا گیا ہے:

سورۃ ھود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں ہے کہ جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم کو بیٹے کی خوشخبری دی تو ان کی اہلیہ حضرت سارہ نے اس پر تعجب کا اظہار کیا کہ اس بڑھاپے میں ہمارے ہاں اولاد کیسے ہوگی؟ تو فرشتوں نے کہا:

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ (هود:73)

کیا آپ اللہ کے فیصلے پر تعجب کر رہی ہیں جبکہ اے اہلِ بیت تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی رہتی ہیں اور تم ان کا مشاہدہ کرتے رہتے ہو۔

ظاہر ہے کہ یہاں اهلَ البیت کا مصداق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ حضرت سارہ ہیں کیونکہ اصل خطاب ہی انہی سے ہے اور ان کو مخاطب کر کے اہلِ بیت کہا گیا ہے۔

☆ اسی طرح حضرت موسیٰ کے تذکرہ میں ان کی اہلیہ محترمہ کو اھل کہا گیا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی اہلیہ کے ساتھ مدیَن سے واپس مصر کی طرف جا رہے تھے تو راستے میں ایک تو راستہ بھول گئے تھے دوسرا رات کی تاریکی اور تیسرا سخت سردی ایسے میں ان کو دور ایک جگہ آگ نظر آئی اب قرآن کہتا ہے:

قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ (قصص:29)

"(حضرت موسیٰ نے) اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ذرا یہاں ٹھہرو مجھے اُس طرف آگ نظر آئی ہے" میں جا کر دیکھتا ہوں کوئی مل گیا تو اس سے راستہ پوچھ آؤں گا یا کم از کم آگ لے آؤں گا سردی زیادہ ہے چلو آگ تپش لینے کے لئے کام آئے گی۔

اس میں گھر والوں سے بیوی مراد ہے کیونکہ اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس وقت بیوی کے علاوہ اور کوئی دوسرا حضرت موسی کے ساتھ نہیں تھا۔

☆ اسی طرح سورۃ الاحزاب کے چوتھے رکوع میں اللہ تعالی نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے تذکرہ کے دوران فرمایا اھل البیت کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔ یہ پورا رکوع ازواج مطہرات کے بارے میں ہے اسی لئے اس رکوع کی کسی آیت میں ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ اے نبی آپ اپنی ازواج سے یہ بھی کہہ دیں یہ بھی کہہ دیں اور کہیں براہ راست اللہ کی طرف سے مخاطب کیا گیا يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ !اے نبی کی بیویو ! اور اسی دوران فرمایا إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ (احزاب:33) کہ اے نبی کے گھر والو ! اللہ تعالی تم سے ہر برائی کو دور کر کے تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہاں بھی اہل بیت سے مراد سب سے پہلے ازواج مطہرات ہیں۔

حضرت عکرمہ نے اس آیت کے سلسلہ میں حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر حضرت عکرمہ نے فرمایا جو چاہے میں اس کے ساتھ مباہلہ کرنے کو تیار ہوں کہ یہ آیت ازواجِ نبی کے بارے میں نازل ہوئی ہے (ابن کثیر۔ روح المعانی)

☆ بخاری شریف میں کتاب التفسیر کی روایت ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ کے حجرے میں داخل ہوئے تو آپ نے سلام کرتے ہوئے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ حضرت عائشہ نے جواب میں فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ (بخاری:4793، کتاب التفسیر باب قوله لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم)

☆ ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو اس میں نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور اس کے ساتھ آپ کی آل اہلِ بیت پر بھی درود بھیجتے ہیں اور ہم کہتے ہیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

احادیث مبارکہ میں ہے آپ ﷺ سے سوال کیا گیا یارسول اللہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں تو آپ نے فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ ! محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ اے اللہ محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آپ کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں"۔

اور ایک روایت میں یوں ہے: اللہ کے نبی ﷺ سے سوال کیا گیا یارسول اللہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں تو آپ نے فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (بخاری،مسلم،ابوداود،نسائی)

"اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج پر اور آپ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں۔اے اللہ محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج پر اور آپ کی اولاد پر برکتیں نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں،بیشک آپ قابل تعریف اور بزرگی والے ہیں"۔

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات 11 ہیں:

نمبر شمار	اسماء ازواج مطہرات	سن نکاح	عمر نبی ﷺ	عمر زوجہ مطہرہ
1	حضرت خدیجہ بنت خویلد	15سال قبل نبوت	25سال	40سال
2	حضرت سودہ بنت زمعہ	10نبوی	50	50
3	حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق	11نبوی	54	9
4	حضرت حفصہ بنت عمر فاروق	3ہجری	55	22
5	حضرت زینب بنت خزیمہ	3ہجری	55	30
6	حضرت ام سلمہ (ہند) بنت سہیل	4ہجری	56	26
7	حضرت زینب بنت جحش	6ہجری	57	26
8	حضرت جویریہ بنت حارث	6ہجری	57	20
9	حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان	6ہجری	57	26
10	حضرت صفیہ بنت حیی (بن اخطب)	7ہجری	59	17
11	حضرت میمونہ بنت حارث	7ہجری	59	32

اولاد اور عزیز و اقارب

☆ بہر حال اہل بیت کا لفظ سب سے پہلے ازواج پر بولا جاتا ہے پھر دوسرے نمبر پر یہ لفظ اولاد کے لئے اور اس کے بعد عزیز و اقارب کے لئے ستعمال ہوتا ہے۔

چنانچہ آیتِ تطہیر (سورۃ الاحزاب،آیت:33) کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اہلِ بیت سے ازواجِ مطہرات مراد ہیں اور اللہ کے نبی ﷺ نے اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد حضرت حسن اور حضرت حسین اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ "یااللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں" اس سے معلوم ہوا کہ اہلِ بیت میں یہ حضرات بھی داخل ہیں۔

☆ اور اہلِ بیت میں آپ ﷺ کے تمام بیٹے، بیٹیاں، نواسے، نواسیاں اور آگے ان کی اولاد بھی داخل ہیں۔

آپ ﷺ کے چار صاحبزادے ہیں:

1۔ قاسم 2۔ ابراہیم 3۔ عبداللہ 4۔ طاہر

یہ چاروں صاحبزادے بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔

آپ ﷺ کی چار ہی بنات طیبات ہیں:

1۔ سیدہ زینب زوجہ سیدنا ابو العاص

2۔ سیدہ رقیہ زوجہ سیدنا عثمان غنی

3۔ سیدہ ام کلثوم زوجہ سیدنا عثمان غنی

4۔ سیدہ فاطمۃ الزہراء زوجہ سیدنا علی المرتضی

آپ ﷺ کے پانچ نواسے ہیں:

1۔ سیدنا علی بن سیدنا ابو العاص

2۔ سیدنا عبداللہ بن سیدنا عثمان غنی

3۔ سیدنا حسن بن سیدنا علی المرتضی

4۔ سیدنا حسین بن سیدنا علی المرتضی

5۔ سیدنا محسن بن سیدنا علی المرتضی

آپ ﷺ کی چار نواسیاں ہیں:

1۔ سیدہ امامہ بنت سیدنا ابو العاص (زوجہ سیدنا علی المرتضی)

2۔ سیدہ زینب بنت سیدنا علی المرتضی (زوجہ سیدنا عبداللہ بن جعفر)

3۔ سیدہ رقیہ بنت سیدنا علی المرتضی (بچپن میں وفات پائی)

4۔ سیدہ ام کلثوم بنت سیدنا علی المرتضی (زوجہ سیدنا فاروق اعظم)

☆ اسی طرح آپ ﷺ نے اپنے چچا کی اولاد کو بھی اپنا اہلِ بیت فرمایا ہے۔ چنانچہ مسلم شریف کی روایت ہے:

"آپ ﷺ کے چچا حارث بن عبد المطلب کے پوتے عبد المطلب بن ربیعہ (بن حارث) اور آپ ﷺ کے چچا عباس کے بیٹے فضل بن عباس آپ کی خدمت میں جا کر عرض کی کہ ہمیں صدقہ کا ذمہ دار بنایا جائے تا کہ ہمیں اتنا مال حاصل ہو جائے جس سے وہ شادی کر سکیں تو آپ نے فرمایا آلِ محمد کے لئے صدقہ جائز نہیں یہ لوگوں (کے مال) کی میل کچیل ہے "(مسلم)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے چچا کی اولاد مثلاً آلِ علی، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ عباس، حارث بن عبد المطلب کی اولاد بھی نبی کے اہلِ بیت میں داخل ہے۔

صحابہ اور اہلِ بیت کے فضائل

اہلِ بیت عظام کے فضائل و مناقب بھی بے شمار ہیں صحابہ کرام کے فضائل و مناقب بھی بے شمار ہیں اور بہت سے فضائل و مناقب ایسے ہیں جو صحابہ کرام اور اہلِ بیت کے مشترکہ فضائل ہیں۔

پاکیزہ دل

☆ اہلِ بیت کی فضیلت بھی قرآن مجید سے ثابت ہے اللہ تعالی نے اہلِ بیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (احزاب:33)

"اے نبی کے اہلِ بیت! اللہ تعالی چاہتے ہیں کہ تم سے گندگی کو دور رکھیں اور تمہیں (ظاہر اور باطن کے اعتبار سے) خوب پاک کر دیں"۔

اسی طرح صحابہ کرام کی فضیلت بھی قرآن مجید سے ثابت ہے ایک جگہ اللہ تعالی نے غزوہ بدر کے تذکرہ میں صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ (الانفال:1)

"یاد کرو جب اللہ نے تمہاری تسکین کے لئے تم پر اونگھ طاری کر دی اور تم پر آسمان سے پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کر دے اور شیطان کی نجاست تم سے دور کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس سے تمہارے قدم جما دے"۔

اور ایک جگہ فرمایا:":

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ (الحجرات:7)

"(اے میرے نبی کے صحابہ!) اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا اور تمہارے دلوں میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی"۔

اللہ سے ڈرو

☆ اللہ کے نبی ﷺ نے اہل بیت کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا فرمایا:

أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي (مسلم: 2408 کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل علی بن ابی طالب)

"میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے معاملے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے معاملے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں ،میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے معاملے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں" (کہ میرے اہلِ بیت کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا)

اور صحابہ کرام کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا:

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ غَرَضًا (ترمذی:3862 کتاب المناقب باب فیمن سب اصحاب النبی ﷺ)

"میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا اور میرے بعد ان کو تنقید کا نشانہ مت بنانا"۔

محبت کرنے کا حکم

☆ آپ نے اہلِ بیت سے بھی محبت کرنے کا حکم دیا اور ان سے محبت کرنے کو اپنی محبت قرار دیا فرمایا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ

(ترمذی:3779 کتاب المناقب باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی محبت کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی خاطر میرے اہلِ بیت سے محبت کرو"۔

اور صحابہ کرام سے بھی محبت کرنے کا حکم دیا اور ان سے محبت کرنے کو اپنی محبت قرار دیا فرمایا:

فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ (ترمذی:3862 کتاب المناقب باب فیمن سب اصحاب النبی ﷺ)

"جو میرے صحابہ سے محبت کرتا ہے وہ میرے ساتھ محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے"۔

ہدایت اور نجات کا ذریعہ

☆ آپ نے اہلِ بیت کی اتباع کا حکم دیا اور ان کی اتباع کو ہدایت اور نجات حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا فرمایا:

اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَّا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِيْ (ترمذی،حاکم)

"حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے تھام لوگے تو میرے بعد ہر گز گمراہ نہیں ہوگے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت"۔

اور آپ نے صحابہ کرام کی اتباع کا بھی حکم دیا اور ان کی اتباع کو بھی ہدایت اور نجات حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا: فرمایا:

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ (مسند دیلمی)

"میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں"

(یعنی جیسے ستاروں سے رہنمائی اور صحیح سَمت معلوم کی جاتی ہے اسی طرح میرے صحابہ سے بھی رہنمائی اور صحیح سمت معلوم کر کے چلنا)اور فرمایا: تم ان میں سے جس کی بھی اقتدااور اتباع کروگے ہدایت پاجاؤگے۔

آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ بنی اسرائیل میں بہتر فرقے تھے میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے عرض کیا گیااللہ کے نبی نجات پانے والا کون ہوگا فرمایا مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ (وہی نجات پائے گا)جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا ۔(ترمذی:2641کتاب الایمان باب ماجاءفی افتراق ھذہ الامۃ)

دونوں عظمت والے ہیں

☆ اس سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کے اہلِ بیت اور آپ کے صحابہ کرام دونوں عظمت والے ہیں۔

اہلِ بیت کی نسبت بھی نبی کی طرف ہے صحابہ کرام کی نسبت بھی نبی کی طرف ہے۔

اہلِ بیت کو بھی نبی کی نسبت کی وجہ سے عظمت ملی ہے صحابہ کرام کو بھی نبی کی نسبت کی وجہ سے عظمت ملی ہے۔

اہلِ بیت بھی ہدایت کے روشن مینارے ہیں صحابہ کرام بھی ہدایت کے روشن مینارے ہیں۔

اہلِ بیت کی اتباع بھی ضروری ہے صحابہ کرام کی اتباع بھی ضروری ہے۔

اہلِ بیت سے محبت کرنا بھی ایمان کا حصہ ہے صحابہ کرام سے محبت کرنا بھی ایمان کا حصہ ہے۔

اہلِ بیت کا ادب واحترام بھی ضروری ہے صحابہ کرام کا ادب واحترام بھی ضروری ہے۔

اہلِ بیت سے محبت کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ صحابہ کرام سے بغض رکھا جائے یا ان کی شان میں توہین وتنقیص کی جائے اسی طرح صحابہ کرام سے محبت کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ اہلِ بیت سے بغض رکھا جائے یا ان کی شان میں توہین وتنقیص کی جائے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے دونوں کے بارے میں فرمایا کہ جو ان سے محبت رکھتا ہے وہ میرے ساتھ محبت رکھتا ہے اور جو اُن سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض رکھتا ہے۔

اعلیٰ صفات

☆ صحابہ واہل بیت نے براہ راست رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ تربیت حاصل کی اور اللہ کے نبی ﷺ نے خود اُن کو قرآن وسنت کی تعلیم دی نبوی تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام واہل بیت بے شمار خوبیوں کے مالک بن گئے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل ایمان کی جو اعلیٰ صفات بیان فرمائی ہیں وہ ان کے اندر بدرجہ اتم موجود تھیں۔

اللہ سب سے راضی ہیں

☆ ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّلَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (توبہ:100)

"اور مہاجرین وانصار میں سے جو لوگ ایمان لانے میں سبقت لے گئے اور جن لوگوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہیں اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے"۔

اور ایک جگہ فرمایا:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (المجادلۃ:22)

اللہ ان سے راضی ہوا وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں یادرکھو اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔

یہ دونوں صفات تمام صحابہ کرام میں بھی پائی جاتی ہیں اہلِ بیت میں بھی پائی جاتی ہیں صحابہ کرام بھی پہلے ایمان لانے والوں میں شامل ہیں اور اہلِ بیت بھی پہلے ایمان لانے والوں میں شامل ہیں۔ اللہ نے صحابہ کرام کے لئے اپنی رضا کا اعلان کیا ہے اہلِ بیت کے لئے بھی اپنی رضا کا اعلان کیا ہے۔

سب سے جنت کا وعدہ

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے واضح فرمایا کہ اللہ کے نبی ﷺ کے تمام صحابہ خواہ وہ عام صحابی ہو یا اہلِ بیت میں سے ہو ان کے درمیان درجات کے اعتبار سے فرق ضرور ہے کہ ان میں سے کسی کا مرتبہ زیادہ ہے کسی کا کم ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالی کی طرف سے جنت کا وعدہ سب کے لئے ہے چنانچہ ایک جگہ فرمایا:

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (الحدید:10)

"تم میں سے جن لوگوں نے (مکہ کی) فتح سے پہلے (اللہ کے راستے میں) خرچ کیا اور جہاد کیا (وہ درجہ میں برابر نہیں ہیں بلکہ) وہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بڑے ہیں جنہوں بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا۔ اور اللہ نے ہر ایک سے بھلائی کا (یعنی جنت کا) وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے"۔

یہ صفت صحابہ کرام میں پائی جاتی ہے اور اہلِ بیت میں بھی پائی جاتی ہے اللہ نے صحابہ کرام کے لئے بھی جنت کا وعدہ کیا ہے اور اہلِ بیت کے لئے بھی جنت کا وعدہ کیا ہے۔

☆ اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ نے اہلِ بیت کے کئی افراد کو جنتی ہونے کی بشارت دی جیسے حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو نام لے کر جنت کی بشارت دی اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ نے کئی صحابہ کرام کو بھی نام لے کر جنت کی بشارت دی ہے چنانچہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ (ترمذی:3747)

"ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمن بن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید (بن زید) جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن الجراح جنتی ہے"۔

اللہ کے نبی ﷺ نے بعض صحابہ کرام کو بھی جنت کی بشارت دی ہے اور بعض اہلِ بیت کو بھی جنت کی بشارت دی ہے۔

سچے ایمان والے

☆ قرآن مجید نے کہا: أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا، لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (انفال:4)

"یہ لوگ سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے ہاں بڑے درجات ہیں اور مغفرت اور باعزت رزق ہے"۔

یہ صفت اہلِ بیت میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی اور صحابہ کرام میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی۔

☆ قرآن مجید نے ایمان والوں کی صفت بیان کی أُولٰئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ (المجادلہ:22)

"اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان کو لکھ دیا"

یہ صفت صحابہ کرام میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی اہل بیت میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی۔ صحابہ کرام بھی سچے اور پکے ایمان والے تھے اہلِ بیت بھی سچے اور پکے ایمان والے تھے۔

آپس میں رحم دل

☆ قرآن مجید نے ایمان والوں کی صفت بیان کی:

رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (الفتح:29)

"وہ آپس میں رحم دل تھے"

یہ صفت صحابہ کرام میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی اور اہل بیت میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی۔ صحابہ کرام بھی آپس میں رحم دل تھے اہلِ بیت بھی آپس میں رحم دل تھے۔

☆ قرآن مجید نے ایمان والوں کی صفت بیان کی وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ (انفال:63)

"اللہ نے ان کے دلوں میں باہمی محبت والفت پیدا کر دی"

یہ صفت صحابہ کرام میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی اہل بیت میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی۔ صحابہ کرام بھی آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے اور اہلِ بیت بھی آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے۔

ایثار و قربانی

☆ قرآن مجید نے ایمان والوں کی صفت بیان کی:

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (حشر:9)

"وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں"

یہ صفت صحابہ کرام میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی اہل بیت میں بھی پوری طرح پائی جاتی تھی۔ صحابہ کرام بھی اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے والے تھے اہلِ بیت بھی اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے والے تھے۔

سب کے لئے دعا و محبت

☆ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ان حضرات کی یہ صفت بیان کی ہے اور ساری امت کو بھی یہ سبق دیا ہے کہ وہ اللہ تعالی سے اس طرح عرض کرتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (حشر:10)

"اور جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب ہماری بھی بخشش فرما اور جو ہمارے بھائی ہم سے پہلے ایمان لائے ان کی بھی بخشش فرما اور ہمارے دلوں میں ان میں سے کسی کے بارے میں کوئی میل نہ رکھنا"۔

اس آیت مبارکہ اہلِ ایمان کی جو صفت بیان کی گئی ہے یہ صفت پوری طرح صحابہ کرام میں پائی جاتی تھی اور اہلِ بیت میں بھی پائی جاتی تھی کی اپنے سے پہلے ایمان والوں کے لئے اپنے دل کو صاف رکھنا اور ان کے لئے دعائیں کرنا اور یہی سبق امت کو بھی دیا گیا ہے کہ ان سب ہستیوں کے بارے میں اپنے دل کو صاف رکھے کسی کے بارے میں اپنے دل میں بدگمانی نہ رکھے بلکہ ان کے لئے اللہ رب العلمین سے دعاؤں کا اہتمام کرے۔

خلاصہ

- اللہ کے نبی ﷺ کے صحابہ کرام اور اہلِ بیت دونوں اللہ کا انتخاب ہیں اللہ کے نبی ﷺ کا صحابی ہونا یا آپ کے اہلِ بیت میں سے ہونا یہ ایسا مرتبہ نہیں ہے جو انسان خود محنت یا کوشش کر کے حاصل کرلے یہ خدا کی دَین ہے اس لئے اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو جو صحابی دیئے وہ بھی چن کر (منتخب کرکے) دیئے اور اہلِ بیت بھی چن کر دیئے۔
- صحابی اسے کہتے ہیں جس نے ایمان کے ساتھ نبی ﷺ کی زیارت کی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی اس کا انتقال ہوا ہو۔ اسی بنیاد پر وہ اہل بیت جنہوں نے آپ ﷺ کی زیارت کی اور اسلام قبول کیا وہ بھی صحابی ہیں۔

- اہلِ بیت کا مطلب ہوتا ہے گھر والے اور نبی ﷺ کے اہلِ بیت میں آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ کے تمام بیٹے، بیٹیاں، نواسے، نواسیاں اور آگے ان کی اولاد بھی داخل ہیں۔
- اہل بیت عظام کے فضائل و مناقب بھی بے شمار ہیں صحابہ کرام کے فضائل و مناقب بھی بے شمار ہیں اور بہت سے فضائل و مناقب ایسے ہیں جو صحابہ کرام اور اہلِ بیت کے مشترکہ فضائل ہیں۔
- چنانچہ اللہ تعالی نے اہلِ بیت کے بارے میں بھی فرمایا کہ ہم نے ان کے دلوں کو پاک کر دیا اور اہلِ بیت کے بارے میں بھی فرمایا کہ ہم نے ان کے دلوں کو پاک کر دیا۔
- اللہ کے نبی ﷺ نے دونوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا دونوں سے محبت رکھنے کا حکم دیا دونوں کی اتباع اور پیروی کرنے کا حکم دیا۔
- قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ایمان والوں کی جو صفات بیان فرمائی ہیں اس کا مصداق حضرات صحابہ کرام اور اہلِ بیت دونوں ہیں۔
- قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ان کے لئے اپنی رضا کا اعلان کیا جنت کا وعدہ کیا۔ان کے سچے اور پکے ایمان کی گواہی دی ان کے بارے میں بتایا کہ وہ آپس میں رحمدل ہیں، وہ ایثار کرنے اور قربانی دینے والے ہیں۔ یہ صفات صحابہ کرام میں بھی پوری طرح پائی جاتی ہیں اور اہلِ بیت میں بھی پوری طرح پائی جاتی ہیں۔
- اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ان اعلی ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان کی ہے اور قیامت تک کے تمام ایمان والوں کو یہی سبق اور حکم دیا ہے کہ وہ ان میں سے کسی کے بارے میں دل میں کوئی بدگمانی نہ رکھیں اور اللہ سے ان سب کے لئے دعا کا اہتمام کیا کریں۔

اللہ پاک ہمیں نبی ﷺ کے تمام اہلِ بیت سے اور تمام صحابہ کرام سے سچی محبت اور ان کی اتباع نصیب فرمائے اور اس کو ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری

فاضل دار العلوم کبیر والا، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔ یوبی ایل سوسائٹی۔ لاہور

علماء و خطباء ہر ہفتے ہمارا بیان حاصل کرنے کے لئے "بیانِ جمعہ" لکھ کر اس نمبر پر وٹس ایپ کریں۔

03076980022